دوست دشمن کی پہچان

ایک شیر کو بڑی بھوک لگ رہی تھی۔ اسے تین چار دن سے شکار نہیں ملا تھا۔ سوچتا تھا کہ اگر دو روز اور کھانے کو نہ ملا تو جان کی خیر نہیں کیا کروں کیا نہ کروں؟

اتنے میں سامنے ایک ٹیلا دکھائی دیا۔ جس پر ایک بکرا کھڑا ہوا تھا۔ شیر کی جان میں جان آئی۔ کہنے لگا ''اے لو، شکار تو مل گیا پر اس کو ماروں کیسے؟''

ٹیلا بالکل سیدھا تھا۔ اس لئے اس پر چڑھنا بہت مشکل تھا۔ پہاڑی بکرے ایسے ٹیلوں پر آسانی سے چڑھ سکتے ہیں مگر شیر نہیں چڑھ سکتا۔ شیر نے سوچا اگر میں اوپر نہیں جا سکتا تو بکرے کو نیچے بلانا چاہیے۔ وہ بولا:

''بکرے میاں سلام۔ کہو، بھوکے تو نہیں ہو؟''

بکرے نے جواب دیا ''صاحب، کیا پوچھتے ہو۔ میں تو ہمیشہ بھوکا ہی رہتا ہوں۔ یہاں ٹیلے کی چوٹی پر گھاس تو ہے مگر سوکھی ہوئی خاک مزہ نہیں آتا۔''

شیر نے کہا ''پھر نیچے کیوں نہیں اُتر آتے؟ دیکھو، یہاں کیسی ہری ہری گھاس ہے۔ آؤ، اور خوب کھاؤ۔ آج سے ہم تمہارے دوست ہیں۔''

بکرا تاڑ گیا۔ اس نے سوچا کہ بھلا بکرے اور شیر کا کیا میل؟ وہ بولا ''صاحب، آپ کا بھلا ہو۔ آپ بڑے اچھے ہیں۔ پر مجھے یہ خشک گھاس ہی اس وقت پیاری لگتی ہے۔ پیٹ تو بھرتی ہے۔ رہی آپ کی سبز مزے دار گھاس، وہ آپ خود ہی کھائیں۔ میں نیچے اتر کر گھاس تو کیا کھاؤں گا ہاں آپ کا لقمہ ضرور بن جاؤں گا۔ مجھے معاف رکھیے۔'' یہ سن کر شیر اپنا سا منہ لے کر رہ گیا۔